سلام

یا علیؑ تجھ سا نہیں ہے رہ نما تیری قسم
نقشِ پا ہے مشعلِ راہِ رضا تیری قسم

مختصر سا ہے جوابِ پرسشِ روزِ جزا
بندۂ شبیرؑ ہوں میں اے خدا تیری قسم

زندگی، تیری محبت میں جو گذری یا حسینؑ
مژدۂ فردوس دیتی ہے قضا تیری قسم

لوحِ دل پر تیرا نقشِ بندگی ہے یا علیؑ
جیتے جی پروانۂ جنت ملا تیری قسم

شاہ کارِ عشق ہے عباسؑ جانبازی تیری
حشر تک کھائیں گے اربابِ وفا تیری قسم

نوحہ

علم جو فوجِ خدا کا لے کر جنابِ عباسؑ آرہے ہیں
عیاں ہے رعب وجلالِ حیدرؑ عدوئے دیں تھرتھرا رہے ہیں

قلق ہے تشنہ لبوں کے غم سے بندھی ہے اک مشک بھی علم سے
بڑے تہور بڑے حشم سے، فرات کی سمت جا رہے ہیں

مثال کیا لائے گا زمانہ، گلے میں تیر اور مسکرانا
بہادری کا عجب فسانہ علیؑ اصغرؑ سنا رہے ہیں

خدا ہی جانے بڑھی شہادت سے آبروئے شبابِ اکبرؑ
کہ یہ شہادت کہ آبرو کو شباب دے کر بڑھا رہے ہیں

گھرے ہیں فوجِ عدو میں اکبر ہیں گرد شمشیر وگرز وخنجر
عجب مسلماں ہیں بانیٔ شر نبیؐ کی صورت مٹا رہے ہیں

کبھی نہ تھا اور کبھی نہ ہوگا جواب شبیرؑ کی وفا کا
مقام میں امتحاں کے یوں تو ہمیشہ اہلِ وفا رہے ہیں

اس آرزو میں گذر رہا ہے نفس نفس میری زندگی کا
پکارے ہاتف کہ آؤ ماتیؔ حسینؑ تم کو بلا رہے ہیں

رباعی

اس کنزِ خفی کا جلوہ مشہود بھی ہے
ہر شے سے عیاں ہے کوئی معبود بھی ہے
کہتے ہیں کہ ہے محال جمعِ ضدین
مولا مرا غائب بھی ہے موجود بھی ہے